بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۳۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۲۹/۶۴	۸ جمادی الاول ۱۳۹۵ھ ۲۰ ہجرت ۱۳۵۴ہش ۲۰ مئی ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۱۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ سلسلہ اس لئے قائم کیا گیا ہے تا متقیوں کا ایک گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے

ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت اور نتائج خیر کا موجب ہے

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک اور مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل اور بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ اور نا انصافی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔

خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیتِ باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کیلئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔
کل حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ البتہ قارورہ کے ٹیسٹ سے معلوم ہوا ہے کہ ابھی انفیکشن ہے۔

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت دے۔ آمین

ربوہ ۲۰ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

کمر میں درد کی وجہ سے طبیعت علیل ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کے فرزندِ اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں آپ ان دنوں بغرض علاج کراچی قیام فرما ہیں۔

حضرت ملک محمد عبد اللہ صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت ملک محمد عبد اللہ صاحب برادرِ اکبر حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان حرکتِ قلب بند ہو جانے سے ۱۷ مئی ۱۹۷۵ء کو بوقت گیارہ بجے شب لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ کے صاحبزادے اور دیگر عزیز و اقارب آپ کی میت دوسرے دن یعنی ۱۸ مئی کو ربوہ لائے۔ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں نماز جنازہ ہوئی جس کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔

ملک صاحب مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ نیک اور دعا گو بزرگ تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔

آمین

(ناظر خدمتِ درویشاں)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روز نامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ ہجرت ۱۳۵۴ ھش
مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۷۵ء

خصوصی اعزاز حاصل کرنے کا انمول موقع

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ ہر زمانہ میں ان میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے جو دینی علوم کی پوری واقفیت حاصل کرے اور پھر وہ دوسرے لوگوں کو دین سکھائے تاکہ اس طرح نسلاً بعد نسلٍ ان میں دین راسخ ہوتا چلا جائے اور وہ اسکے عملی تقاضوں کو پورا کرتے چلے جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دینی علوم سیکھنے اور پھر دوسروں کو سکھانے کی ضرورت اور اس کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝ (التوبہ آیت ۱۲۲)

ترجمہ:۔ اور مومنوں کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لئے) نکل پڑیں تو کیوں نہ ایسا ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور واپس لوٹ کر اپنی قوم کو (بے دینی سے) ہوشیار کرتے تاکہ وہ گمراہی سے ڈرنے لگیں۔

یہ ایک عمومی ہدایت ہے جس پر ہر زمانہ کے مومنوں کا عمل پیرا ہونا ضروری ہے لیکن جماعتِ احمدیہ کے بلا استثناء جملہ افراد کے لئے اس ہدایت پر خاص تعہد کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی اہمیت اس امر سے ظاہر و باہر ہے کہ اس پر کما حقہٗ عمل پیرا ہوئے بغیر وہ اس مقصد کو پورا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم الشان مامور کی حیثیت سے مبعوث فرما کر جماعتِ احمدیہ کو قائم فرمایا ہے۔ وہ مقصد جیسا کہ ہر فردِ جماعت کو اچھی طرح معلوم ہے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلا کر روئے زمین کے تمام انسانوں کو اس کی لازوال و بے مثال تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی اہلیت سے بہرہ ور کرنا ہے۔ وہ اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک جماعت کا ایک گروہ ہی نہیں بلکہ اس کا ایک ایک فرد خواہ وہ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، بچہ ہو یا نوجوان، ادھیڑ عمر کا ہو یا بوڑھا۔ الغرض سب کے سب ہی دین سیکھنے اور اس پر عبور حاصل کرنیوالے نہ ہوں۔ جب تک وہ دین نہیں سیکھیں گے اور اس میں پوری پوری دسترس حاصل نہیں کریں گے وہ اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی ذمہ داری سے کس طرح عہدہ برآ ہو سکیں گے۔

اطفال اور نوجوانوں کو شروع ہی سے دین سکھانے، ان میں دینی روح اور جذبہ پیدا کرنے اور خالص دینی اور روحانی ماحول میں انکی تربیت کرنے کی غرض سے ہی جماعت میں اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیمیں قائم کی گئی ہیں اور علی الخصوص ان کے لئے درجہ بدرجہ ایک نہایت ہی جامع دینی نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ یہ نصاب اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ ایک طفل چھوٹی عمر سے شروع کر کے نوجوانی کی عمر کو پہنچنے تک دینی علوم میں اچھی خاصی دسترس حاصل کر سکتا ہے اور اس قابل بن سکتا ہے کہ وہ تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں پھیلا سکے اور اپنے عملی نمونہ سے دوسروں کو اسلام کا گرویدہ بنا سکے۔ اس امر کو جانچنے کے لئے کہ آیا اطفال اور خدام درجہ بدرجہ اس دینی نصاب سے پورا پورا فائدہ حاصل کر رہے ہیں یا نہیں اطفال کے لئے چار درجوں پر مشتمل اور خدام کے لئے چھ درجوں پر مشتمل سالانہ امتحانات کا نہایت بابرکت سلسلہ بھی قائم ہے۔ یہ امتحانات ہر سال ماہ ہجرت/مئی کے اواخر یا احسان/جون کے اوائل میں منعقد ہوتے ہیں۔ امسال ان سالانہ مرکزی امتحانات کے انعقاد کے سلسلہ میں اطفال کے لئے ۳۰ مئی اور خدام کے لئے ۸ جون کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے پُرمعارف خطبات میں اس امر کے پیشِ نظر کہ قیامِ جماعت احمدیہ کی دوسری صدی (جس کے شروع ہونے میں صرف چودہ سال رہ گئے ہیں) غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی بچوں اور نوجوانوں کی تربیت پر خاص زور دے رہے ہیں اور جماعت کو اس طرف بار بار توجہ دلا رہے ہیں۔ ان حالات میں فی زمانہ اطفال اور خدام کے درجہ وار دینی نصاب اور سالانہ مرکزی امتحانات کی اہمیت بدرجہ اولیٰ بہت بڑھ جاتی ہے۔ اطفال اور خدام کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ سلسلہ وار اس دینی نصاب کا بغور اور بالاستیعاب مطالعہ کریں اور اس طرح دینی علوم سیکھنے اور ان میں درجہ بدرجہ دسترس حاصل کرنے کے اس انمول موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور اس طرح اپنے اندر اشاعتِ اسلام کی اہلیت پیدا کریں تا جب چودہ سال بعد غلبۂ اسلام کی صدی شروع ہو تو وہ اس غلبہ کو منصۂ شہود پر لانے میں عملی طور پر حصہ لینے کا خصوصی شرف حاصل کر کے عند اللہ سُرخرو ہو سکیں۔

اطفال اور خدام کا یہ نہایت اہم فرض ہے کہ وہ ان ایام میں دینی تربیت کے مقررہ نصاب کا دل لگا کر مطالعہ کریں اور پھر ۳۰ مئی اور ۸ جون کو جو سالانہ مرکزی امتحانات ہو رہے ہیں ان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں بلکہ حق تو یہ ہے کہ کوئی طفل اور کوئی خادم ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو کسی نہ کسی درجہ کے امتحان میں شریک نہ ہو۔ قائدین اضلاع و علاقہ جات نیز قائدین مجالس کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کے اطفال اور خدام کو بار بار مسلسل تحریک کر کے ان امتحانات کے لئے تیار کریں اور پھر انہیں ان میں شامل کرائیں تا وہ عظیم مقصد جس کے پیشِ نظر یہ دینی نصاب مقرر اور امتحانات کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے بتمام و کمال پورا ہو۔ جس عظیم مقصد کے پیشِ نظر یہ امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں اسکو ملحوظ رکھتے ہوئے ان امتحانات میں کامیاب قرار پا کر سند حاصل کرنا ایک بہت بڑا اعزاز ہے جسے ہر طفل اور خادم کو حاصل کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھنی چاہیئے کیونکہ اس کے نتیجہ میں خدمتِ دین کی اہلیت پیدا ہو کر اطفال اور خدام کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ غلبۂ اسلام کی عظیم مہم میں عملی طور پر حصہ لے سکیں۔ آنے والی نسلیں ان کے اس اعزاز پر فخر کرینگی کہ جب غلبۂ اسلام کی صدی عظیم بشارتوں کے ساتھ شروع ہوئی تو اُس نے انہیں دینی خدمات بجا لانے کے لئے تیار پایا۔ یہ ایسا اعلیٰ درجہ کا اعزاز ہے جو خاص اس زمانہ کے اطفال اور خدام کے لئے مخصوص ہے کیونکہ وہی ہیں جن کے لئے غلبۂ اسلام کی صدی میں نئے جوش اور نئے عزم کے ساتھ داخل ہونا اور اس کا عملی طور پر خیر مقدم کرنا مقدر ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اس وقت کی اہمیت اور بے انداز قدر و قیمت کو پہچانیں اور اس سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔ اگر خدانخواستہ ان میں سے کسی نے اپنی غفلت کی وجہ سے یہ انمول موقع گنوا دیا تو زندگی میں یہ موقع پھر ہاتھ نہ آئے گا۔

ہم نہیں سمجھتے کہ کوئی احمدی طفل اور خادم ایسا ہو سکتا ہے کہ اس انمول موقع کی اہمیت سے آگاہ ہونے کے بعد پھر اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہ کرے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ قائدین کرام انہیں موجودہ وقت اور زمانہ کی اہمیت اور اُس غیر معمولی اعزاز سے آگاہ کریں جو موجودہ وقت اور زمانہ میں ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ موجودہ وقت اور زمانہ کی اہمیت اور قدر و قیمت سے پورے طور پر آگاہ ہونے کے بعد اطفال اور خدام پوری تیاری کے ساتھ جوق در جوق ان سالانہ مرکزی امتحانات میں شریک ہوں گے اور اُس وقت تک دم نہ لیں گے جب تک کہ یہ اعزاز حاصل نہ کر لیں۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

میں گذشتہ ماہ اپریل سے بوجہ اپنی پرانی مرض Myasthenia Gravis کیرن ہسپتال ریلوے لاہور میں زیرِ علاج ہوں۔ خدا کے افاقہ ہے مگر کمر کی درد بدستور ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت عطا فرمائے۔ (مرزا عبدالسمیع سابق اسٹیشن ماسٹر ربوہ حال A وارڈ۔ کیرن ہسپتال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ اور اُس کی برکات

سلطان احمد پیر کوٹی

(۳)

۳۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ وہ مومن کو مختلف طریق سے آزماتا ہے اس کا امتحان لیتا ہے کبھی اسے جان کا خطرہ درپیش ہوتا ہے کبھی مال اور جائیداد کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے مخالفین اس کے لئے مختلف قسم کے مصائب پیدا کر دیتے ہیں کبھی اس کے قتل کے منصوبے کئے جاتے ہیں تو کبھی اس کی املاک اور جائیداد کو آگ لگا دی جاتی ہے گھر کا سامان لوٹ لیا جاتا ہے معیشت کے سامان ختم کر دیئے جاتے ہیں اس کا بائیکاٹ کیا جاتا ہے عزت اور آبرو سے کھیلنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ الٰہی جماعتوں کے مخالف اپنی کارروائیوں میں ہمیشہ ناکام رہے اور مومنوں کو ان کی یہ کارروائیاں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ جماعتیں تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کئے ہوئے ہوتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ۔

(آل عمران ۱۲۱)

اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو ان کی مخالفانہ چال تمہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچائے گی اور جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اللہ یقیناً اسے پارہ پارہ کرنے والا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ ایک متقی کو ان تمام مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور میں حارج ہوں۔ اسے کسی قسم کی تکلیف پیش نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے مصائب و آلام سے نکلنے کے سامان پیدا کر دیتا ہے

مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (طلاق)

جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے مصائب و آلام سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے

سو دنیا کے مصائب و آلام سے مومنین اور اللہ کی جماعتوں کو گھبرانا نہیں چاہیئے دشمن کے ظاہری غلبہ کو دیکھ کر انہیں خدا تعالیٰ سے مایوس اور ناامید نہیں ہونا چاہیئے اللہ تعالیٰ ان کے بچاؤ کے سامان ضرور کرے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ حقیقی تقویٰ اختیار کیا جائے اور خدا تعالیٰ پر ہی توکل ہو

مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا۔ (طلاق)

جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ (یعنی اللہ) اس کے لئے کافی ہے۔ اور یقیناً اپنے مقصد کو پورا کر کے چھوڑتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے۔

پس اگر کوئی تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے اور ایمان پر قائم رہے تو اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ المتقی کی حاجت روائی کرتا ہے اسے بلاؤں سے بچاتا ہے اور اس کا خود پردہ پوش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اس کے لئے آسانی اور سہولت کے سامان پیدا کر دیتا ہے وہ خود فرماتا ہے

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى

(اللیل)

جس نے خدا کی راہ میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور نیک باتوں کی تصدیق کی اُسے ہم ضرور آسانی کے مواقع بہم پہنچائیں گے

مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا۔

جو کوئی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے اللہ ضرور اس کے معاملہ میں کوئی آسانی پیدا کر دیتا ہے۔

۴۔ تقویٰ کے نتیجہ میں انسان کو ولایت ملتی ہے اور اسے اسی دنیا میں بشارتیں ملتی ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ ایک متقی کو صاحب مکاشفات و رؤیا بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس سے کلام کرتے ہیں خدا تعالیٰ خود بھی اسے ہمکلام ہونے کا شرف بخشتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ۔ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(یونس ۶۴-۶۵)

جو لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کو ہمیشہ لازم حال رکھتے ہیں ان کے لئے اس ورلی زندگی میں بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارت پانے کا انعام مقدر ہے اور بعد والی زندگی میں بھی۔ اللہ کی فرمودہ باتوں میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی وہ کامیابی ہے جو بڑی عظیم الشان کہلا سکتی ہے۔

اس آیت میں "بشریٰ" کے لفظ سے مراد جیسا کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے وہ رؤیا صالحہ ہیں جنہیں مومن اپنے متعلق خود دیکھتا ہے یا اس کے حق میں کوئی دوسرا شخص دیکھتا ہے۔ پھر مبشرات کا لفظ عام ہے اسے انبیاء اور اولیاء سب کے الہامات پر بولا جا سکتا ہے

پس یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں رؤیا صالحہ۔ مکاشفات اور مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا ایسا قانون ہے جو ٹلے گا نہیں اور خدا تعالیٰ سے بشارات کا ملنا بہت بڑی کامیابی ہے۔

۵۔ تقویٰ کے نتیجے میں انسان خدا تعالیٰ کا شکرگزار بندہ بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

(آل عمران ۱۲۴)

تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو تا تم اس کے شکر گزار بندے بن جاؤ۔

اور جس کا دل اللہ تعالیٰ کے شکر سے بھرتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے شکر کا ایک لامتناہی دور شروع ہو جاتا ہے اور انسان ہر وقت ہی خدا تعالیٰ کے دروازہ پر رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ

اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔

اور اس کے نتیجہ میں تم پھر میرا شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دونگا اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے شکر کا نہ ختم ہونے والا اور لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ پھر اسی تسلسل شکر اور تسلسل انعامات کی وجہ سے ایک مومن کی اُخروی زندگی اپنے محدود اعمال کے باوجود ابدی زندگی بن جائے گی۔

۶۔ تقویٰ انسان کو خدا تعالیٰ کے قہر۔ غضب اور عذاب سے محفوظ رکھتا ہے تقویٰ انسان اور دوزخ کے درمیان ایک دیوار کے طور پر حائل ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ایک جگہ خدا تعالیٰ نے قیامت کے دن گھاٹا پانے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ۔

اُن کے اوپر بھی آگ کے سائے ہوں گے اور نیچے بھی آگ کے سائے ہوں گے یعنی ان کا اوڑھنا بچھونا آگ ہی ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ۔

یہ وہ چیز ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس آگ سے بچنے کا ذریعہ بتایا ہے۔ فرماتا ہے:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

يَا عِبَادِ فَاتَّقُوْنِ

(زمر ۱۷)

اے میرے بندو میرا تقویٰ اختیار کرو۔

یعنی فرمایا اگر تم میرا تقویٰ اختیار کروگے تو تم اس آگ سے محفوظ رہو گے

سورۃ لیل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

سَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى

(آیت ۸)

جہنم کی آگ سے ایسے شخص کو دور رکھا جائے گا جو بڑا متقی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ دنیا میں منکرین انبیاء پر عذاب نازل کرتا ہے تو اس سے ان لوگوں کو محفوظ رکھتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔

حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود پر عذاب آیا تو اللہ فرماتا ہے۔

نَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ (حم سجدہ ۱۹)

جو لوگ متقی تھے اور مومن تھے انہیں ہم نے اس عذاب سے بچا لیا۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم مدین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جب ان کے برے اعمال کی وجہ سے دنیا میں ہی انہیں خدا تعالیٰ کے عذاب نے آلیا تو

اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ۔ (نمل ۵۴)

ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور تقویٰ کرتے تھے اس عذاب سے نجات دی۔

پس جو شخص اللہ تعالیٰ کے غضب قہر اور عذاب سے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی محفوظ رہنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ تقویٰ اختیار کرے۔

۷۔ تمام دینی علوم کی کنجی اور ہر اخروی علم کی جڑ تقویٰ ہے۔ تقویٰ کے سوا انسان ان کو سمجھ نہیں سکتا دنیا کے بڑے سے بڑے فلسفی اور بڑے سے منطقی علم دین میں ترقی نہیں کرسکتے ان پر دقائق و معارف نہیں کھلتے۔ علم دین میں ترقی کرنے اور حقائق و معارف کے دروازے کھلنے کے لئے تقویٰ کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔

(بقرہ ۲۸۳)

تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر تم ایسا کروگے تو اللہ تمہیں علم دیگا۔ اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

علوم دینیہ کا سب سے بڑا منبع اور ان کو سیکھنے کا ذریعہ قرآن کریم ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (بقرہ) یہ کتاب انہی کو ہدایت نصیب کرتی ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا:۔

لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

(واقعہ ۸۰)

اس کے دقائق و معارف اور اسرار کو وہی لوگ پا سکتے ہیں جو مطہر اور متقی ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ میں بہت بڑا عالم بن جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا۔ خدا سے ڈرتے رہو تو بہت بڑے عالم بن جاؤ گے۔ خدا کا خوف رکھنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے انسان پر علم و حکمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں (کنز العمال)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے کہ قرآنی معارف و حقائق صرف متقی اور مطہر لوگوں پر کھلتے ہیں فرماتے ہیں

ان الفرقان مملوء من عجائب الاسرار و دقائقها و لطائفها ولكن لا يمسه الا المطهرون

(التبلیغ ص۹)

یقیناً قرآن کریم عجیب دقائق و اسرار اور لطائف سے بھرپور ہے۔ لیکن ان اسرار دقائق اور معارف کو سوائے پاکیزہ لوگوں کے کوئی حاصل نہیں کرسکتا۔

قرآن کریم کی غرض و غایت ہی دنیا کو تقویٰ کی تعلیم دینا ہے تا لوگ اس کے ذریعہ اس کی ہدایت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قرآن کریم بار بار تقویٰ پر زور دیتا ہے پس اگر کوئی شخص روحانی اور اخروی علوم سے حصہ لینا چاہتا ہے۔ وہ قرآن کریم کو سمجھنا اور اسکے اسرار و حقائق کا علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ تقویٰ اختیار کرے کہ قرآنی علوم کی کنجی صرف تقویٰ ہے

۸۔ انسان تقویٰ اختیار کرے تو قرآن کریم کہتا ہے اس پر فرشتوں کا نزول ہوگا بلکہ اگر وہ اندرونی اور بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لے تو وہ خود ایک طرح فرشتوں میں داخل ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں کوئی اور کشش باقی نہیں رہتی

متقی پر جو فرشتے نازل ہوتے ہیں وہ اس کی مغفرت اور بخشش اور اس پر الٰہی برکتوں اور رحمتوں کے نزول کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ مخالفین اور دشمنوں کے دلوں میں اس کا رعب پیدا کرتے ہیں مخالفوں کے مقابلہ میں اس کی مدد و اعانت کرتے ہیں اس کے دل میں نیک تحریکات اور خیالات پیدا کرتے ہیں اسے دینی اور دنیوی علوم سکھاتے ہیں۔ اس تک خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ اس کے علاوہ فرشتوں کا نزول انسان کے لئے ہر طرح بھلائی اور خیر کا موجب ہوتا ہے اور یہ ایسی نعمت ہے کہ جس انسان کو میسر آجائے اسے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی نصیب ہوتی ہے۔

بدر کے موقعہ پر جب مسلمانوں کی تعداد دشمن کے مقابلہ میں بہت کم تھی اور سامان حرب تو ان کے پاس برائے نام تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا تھا۔

اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَأْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ۔

(آل عمران ۱۲۶)

اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو اور وہ (کافر) تم پر اسی دم چڑھ آئیں تو تمہارا رب پانچ ہزار سخت حملہ کرنے والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا۔

ایک اور جگہ فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔

(حم سجدہ ۳۱)

وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہوگئے تھے اُن پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس آیت میں متقیوں کا ہی ذکر ہے۔ سو تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جس کے نتیجہ میں فرشتے نازل ہوتے ہیں اور فرشتوں کا نزول دینی و دنیوی علوم کے سیکھنے۔ مخالفین کے مقابلہ میں مدد و نصرت۔ دلوں میں نیک تحریک اور خیال پیدا کرنے اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں رحمتوں اور برکتوں کا باعث بنتا ہے اور انسان دنیا و آخرت دونوں میں سرخرو ہوتا ہے۔

۹۔ تقویٰ کے نتیجہ میں انسانی اعمال قربانیاں اور دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہوتی ہیں۔ یعنی انسان کی نیکی اس وقت قبول ہوتی ہے جب اس میں تقویٰ پایا جاتا ہے۔ قربانی اس وقت مقبول ہوتی ہے جب اس میں تقویٰ پایا جاتا ہے دعائیں اس وقت قبول ہوتی ہیں جب دعا کرنے والا متقی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ

(مائدہ ۲۸)

اللہ صرف متقیوں کی قربانیاں دعا

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید کے قارئین کے حلقہ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ آپ اپنا پرچہ پڑھکر اپنے احباب کو بھی دکھائیں۔ ہمارے تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ چند ایک لوگوں کو چھوڑ کر باقی سب کے سب احمدیت کے متعلق ہمیشہ مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ ان کی اس کوشش کو کامیاب کرنے کے لئے ہم پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وہ یہ کہ ہم از خود اپنا لٹریچر انہیں فراہم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری حقیر کوششوں کے دوررس نتائج مترتب فرمائے۔ آمین

اس مصور انگریزی/اردو ماہنامہ کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے سال بھر کے پرچوں میں ایک ضخیم سالنامہ بھی شامل ہوتا ہے (مینیجنگ ایڈیٹر۔ ماہنامہ تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اعمال قبول کرتا ہے۔ یہ اس کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ (لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ) اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

در اصل انسانی اعمال اور قربانیاں خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کا موجب نہیں ہوتیں۔ خدا تعالیٰ بے نیاز ہے اسے ان کی ضرورت نہیں۔ وہ جو چاہتا ہے وہ تقویٰ ہے۔ اگر قربانی کرنے والے یا نیک اعمال بجا لانے والے میں تقویٰ نہیں تو اس کی قربانیاں اور اعمال خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حج کے موقع پر قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ (الحج: ۳۸)

یاد رکھو کہ ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تک پہنچتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

پس اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اسکی قربانی قبول ہو اسکے اعمال اللہ تعالیٰ کو پسند ہوں یا اسکی دعاؤں کی قبولیت کا سرور اور لذت اسے حاصل ہو تو ضروری ہے کہ وہ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے۔ جب تک وہ ایسا نہیں کریگا اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوگا۔

مرکزی سالانہ امتحانات

امسال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہونے والے امتحانات ۸ ر جون ۱۹۷۵ء بروز اتوار منعقد ہوں گے۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ وہ اپنے تمام خدام کو ان امتحانات کی پوری تیاری کروائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدینِ مجالس توجہ فرمائیں!

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات مورخہ ۳۰ ر ہجرت (مئی) کو منعقد ہو رہے ہیں۔ قائدین سارے اطفال کو ان میں شامل کرنے کے لئے تیاری کروائیں۔ (سیکرٹری تعلیم مرکزیہ)

قائدین و ناظمینِ اطفال توجہ فرمائیں

جن قائدین مجالس نے ابھی تک فہرست تجنید و تشخیص بجٹ، فہرست وعدہ جات وقفِ جدید (اطفال) اور رپورٹ کارگزاری نہیں بھجوائیں بلا تاخیر بھجوائیں۔ ہر شہری مجلس ۷۵٪ اطفال اور دیہاتی ۵۰٪ اطفال کو رسالہ تشحیذ کا خریدار بنائے۔ تشحیذ کا سالانہ چندہ ۸/- روپے ہے۔ (مہتمم اطفال مرکزیہ۔ ربوہ)

۴۷ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ خورشید بیگم زوجہ محمد رفیق بھٹی صاحب چیف کیمسٹ رفحان میز پروڈکٹس لائلپور۔ گواہ شد قریشی سعید احمد اظہر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مسجد فضل لائلپور۔ گواہ شد احمد دین وصیت ۱۱۱۴۲ محاسب لائلپور شہر۔

مسل نمبر ۲۲۰۴۸

میں مقصود الحق ولد ابو المنیر نور الحق صاحب قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مقصود الحق ولد ابو المنیر نور الحق صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد۔ لئیق احمد طاہر وصیت ۱۴۸۸۱ دار الرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد۔ ابو المنیر نور الحق (والد موصی) دار الرحمت وسطی ربوہ۔

وصایا

(۳)

مسل نمبر ۲۲۰۴۴

میں عبد المنان انجم ولد حکیم شریف احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن درگانوالی ضلع سیالکوٹ حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد عبد المنان انجم مکان ۲۴/۱۹ دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد نذیر احمد مبشر ناظم دار القضاء صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد محمد طفیل ولد خیر الدین صاحب محلہ دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۰۴۵

میں امۃ الحی زوجہ محمود احمد صاحب قوم ڈھلوں پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن واپڈا کالونی سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۵۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ ایک ماشہ مالیتی ۸۱۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحی زوجہ محمود احمد صاحب واپڈا کالونی خوشاب روڈ سرگودھا شہر۔ گواہ شد محمد حیات ولد غلام محمد صاحب واپڈا کالونی سرگودھا شہر۔ گواہ شد محمود احمد (خاوند موصیہ)

مسل نمبر ۲۲۰۴۶

میں محمد رفیق بھٹی ولد حکیم چوہدری روشن دین صاحب مرحوم قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد رفیق بھٹی چیف کیمسٹ رفحان میز پروڈکٹس لمیٹڈ لائلپور۔ گواہ شد احمد دین چوہدری ناظم ضلع مجلس انصار اللہ لائلپور۔ گواہ شد قریشی سعید احمد اظہر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مسجد فضل لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۰۴۷

میں خورشید بیگم زوجہ محمد رفیق بھٹی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۸ تولہ مالیتی ۵۶۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو (ص ۴۷)

هو الشافی
آپ کے دانت قیمتی موتی ہیں
ان کی قدر کیجئے
اگر پائیوریا (مسخورہ) کی تکلیف ہو تو "پائیوریا کیور" اور اگر کیریز (گھن) کی تکلیف ہو تو "کیریز کیور" استعمال کریں۔
فی کورس ۱۰/- وی پی ۱۱/۷۰ روپے
دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر
مفت حاصل کریں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ، لاہور، کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ
فون: ۶۰۶/۶۰۷

دورِ حاضر کا انسان خدائی فیصلہ پر کان نہیں دھرتا اور خود صحیح فیصلہ کرنے کے قابل نہیں ہے

کثرت کے ساتھ دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو ہلاکت اور تباہی سے محفوظ رکھے آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۴ فروری ۱۹۶۷ء کو خطبہ جمعہ کے دوران ارشاد فرمایا:-

"دورِ حاضر کا انسان بڑا مغرور ہو گیا ہے اور جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کو عطا کی تھیں۔ اس علم اور فراست کے نتیجہ میں جو آسمان سے ہی آتا ہے اسے وہ اپنی بھلائی کے لئے اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے خرچ کرنے کی بجائے اس پر اترانے لگا اور مغرور ہو گیا ہے اس حد تک کہ اسے یہ بھی پسند نہیں کہ اس کے لئے اس کا خدا فیصلہ کرے۔ وہ چاہتا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ہی اپنے فیصلے کرے۔ اگر وہ اپنے ربّ کے فیصلے پر راضی ہو جاتا تو آج اس تباہی کی طرف درجہ بدرجہ اس کی حرکت نہ ہوتی جس تباہی کی طرف ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ جا رہا ہے۔

پس اس انسان کو جسے اللہ تعالیٰ نے طاقت دی اور اپنی عطا سے نوازا اور جس کی آواز اور جس کے فیصلے میں اثر رکھا اور جس کا صحیح فیصلہ بنی نوع انسان کو ترقی کی راہوں پر لے جا سکتا ہے۔ لیکن جس کا غلط فیصلہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ہلاکت کا خطرہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔ وہ خود فیصلے کرنا چاہتا ہے۔ اپنے رب کا فیصلہ اسے منظور نہیں کیونکہ اگر اسے اپنے رب کا فیصلہ منظور ہوتا تو آج وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہوتا جو رحمۃ للعالمین کا جھنڈا ہے اور جہاں جمع ہو کر وہ اس فیصلے کی طرف کان دھرتا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے حالات میں دیا تو ہلاکت اس کے سامنے منڈلا نہ رہی ہوتی بلکہ امن کے ساتھ سب مسائل کا حل ہو جاتا۔

دوسری طرف وہ خود کو بے بس اور لاچار بھی پاتا ہے اور عطاءِ الٰہی کو اپنی ہلاکت کے لئے استعمال کرنے پر تُلا ہوا ہے۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کیا کروں اور کس طرح فیصلہ کروں کہ عالمگیر تباہی سے خود بھی بچوں اور بنی نوع انسان کو بھی بچا لوں۔

پس وہ خدائی فیصلے کی طرف کان دھرنے کے لئے تیار نہیں اور خود کو صحیح فیصلے تک پہنچنے کے وہ قابل نہیں پاتا۔ ہلاکت اس کے سامنے ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل آسمان سے نازل نہ ہو تو اس وقت انسانیت اس قسم کے خطرات سے گھری ہوئی ہے کہ اس قسم کے خطرات میں آج سے پہلے وہ کبھی نہ گھری تھی۔

پس ضرورت ہے انسان کو ایک ایسی جماعت اور ایک ایسے الٰہی سلسلہ کی جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کو اور آپؐ کے اعمال کو اور آپؐ کی زندگی کو اپنے لئے بطور نمونہ کے بنائے اور اس رحمۃ للعالمین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے وہی رنگ اپنے پر چڑھاتے ہوئے، انہی کے اشاروں پر اپنے فیصلے کے دھاروں کو موڑتے ہوئے بنی نوع انسان کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کرنے والا ہو۔

مَیں آج اپنے بھائیوں اور جماعت کو جس کو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی بھلائی اور خیر کے لئے قائم کیا ہے اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان اقوام کو ہدایت عطا کرے کہ جن کے غلط فیصلے آج تمام بنی نوع انسان کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں۔ اور خدا کرے کہ ان میں یہ فراست پیدا ہو جائے کہ خود فیصلے کرنے کی بجائے اپنے رب کے فیصلوں پر راضی ہو جائیں اور اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اور اس طرح وہ بنی نوع انسان کو ہلاکت سے بچانے میں کامیاب ہو جائیں ورنہ سوچ کے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں کہ انسان خود اپنے ہی ہاتھ سے خدا کی عطا کو غلط استعمال کرتے ہوئے کس قدر ہلاکتوں کے دروازے اپنے پر کھول رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان کو ہلاکت اور تباہی سے محفوظ رکھے۔ آمین"

(الفضل ۳ مارچ ۱۹۶۷ء صفحہ ۳)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

جون ۱۹۷۵ء کے شروع میں انشاء اللہ العزیز قرآن مجید کی تدریس کے لئے مرکزِ سلسلہ میں تین ہفتہ کے لئے کلاس منعقد ہو رہی ہے۔ جماعتوں کے مناسب نمائندوں کی شمولیت ضروری ہے۔

شمولیت اختیار کرنے والے احباب نظارت میں براہِ راست اطلاع دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

مخیّر احباب کی خدمت میں

بعض احباب (جن میں ایک خاصی تعداد غیر از جماعت اصحاب کی بھی ہے) اخبار الفضل پڑھنے کے خواہاں ہیں مگر وہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ مخیّر احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ایسے اصحاب کے نام سال یا چھ ماہ کے لئے اخبار جاری کروا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ان کا یہ قدم اخبار کی اشاعت بڑھانے کا بھی موجب ہوگا۔

شرح چندہ درج ذیل ہے:-

سالانہ	-/۵۰	چھ ماہ	-/۲۶
تین ماہ	-/۱۴	سالانہ خطبہ نمبر	-/۱۵

(منیجر الفضل ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

قائدین مجالس ضلع لاہور توجہ فرمائیں

قیادتِ ضلع لاہور کے زیرِ اہتمام مجالس ضلع لاہور کے اطفال و خدام کے لئے ایک دو روزہ تربیتی کلاس بتاریخ ۳۱ مئی بروز ہفتہ اور یکم جون بروز اتوار مسجد دارالذکر میں منعقد ہو رہی ہے جس میں مرکز سے علماءِ کرام کی شرکت کی بھی توقع ہے۔

تمام قائدین مجالس ضلع لاہور سے گزارش ہے کہ وہ تربیت کے اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں اور زیادہ سے زیادہ اطفال و خدام کو اس کلاس میں شامل کرنے کی سعی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔ آمین

(صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

مکرم بابا برکت علی صاحب نومسلم عرصہ سے بیمار ہیں آجکل فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج ہیں۔

احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(سید اقبال احمد محمود۔ دارالضیافت، ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴